باب

5

# سطح مرتفع پر واقع ایک گاؤں
# سلکم چیرو

پچھلے سبق میں ہم نے ساحلی میدان پر واقع ایک گاؤں کے بارے میں جانکاری حاصل کی ہے۔ جہاں زرخیز زمینات اور وافر مقدار میں پانی موجود تھا۔ کیا آپ کسی ایسے مقام کا تصور کر سکتے ہیں جو بالکل اس کے برخلاف کیفیات یعنی غیر زرخیز زمینات اور کم تر بارش والا ہو؟ اس کے بارے میں اس کلاس میں بحث کیجیے۔

## سطح مرتفع دکن

چوتھے سبق میں آندھراپردیش کے نقشے (4.5) کا غور سے مشاہدہ کیجیے۔ آندھراپردیش کے سطح مرتفع کم وبیش سطح مرتفع دکن کا ہی حصہ ہیں۔ زمین کے بلند اور ہموار خطوں کو سطح مرتفع کہتے ہیں۔ اگر آپ نیلور سے ابتداء کرتے ہوئے دریائے پنار کے متوازی چلیں گے تو ساحلی میدان کو پار کر کے ویلی کونڈہ پہاڑوں کو جا پہنچیں گے۔ کڑپہ اور اننت پور کے سطح مرتفع والے خطے تک جانے کے لیے آپ کو ویلی کونڈہ پہاڑ پر چڑھنا پڑے گا۔ ویلی کونڈہ پہاڑ اس سطح مرتفع کی سیدھی ڈھلان (Escarpment) بناتے ہیں۔

ہموار میدانوں کے برخلاف سطح مرتفع میں کئی چھوٹے چھوٹے پہاڑ، پہاڑی سلسلے، ٹیلے پائے جاتے ہیں۔ جن کے درمیان میں مسطح ہموار علاقے موجود ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سطح مرتفع کے علاقوں میں کاشتکاری اور انسانی بودوباش محدود علاقوں میں موزوں ہوتی ہے۔ یہ علاقے کافی حد تک پتھریلی مٹی کی پرتوں اور تہوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ آندھراپردیش کے اس خطے کی اہم خصوصیت کم ترین بارش ہے۔

ایسے غیر سہولت بخش علاقوں میں لوگوں کی طرز زندگی کو جاننے کے لیے ہم نے اننت پور ضلع کے ایک گاؤں کا دورہ کیا۔

### سلکم چیرو

مختلف پہاڑوں اور چٹانی حصوں کو پار کرنے کے بعد ہم سلکم چیرو گاؤں پہنچتے ہیں۔ جو اننت پور کے شمال مشرق میں 30 کلومیٹر دور سنگنا ملا منڈل میں واقع ہے۔ اس گاؤں کا نام ایک تالاب سلکم چیرو کے نام پر رکھا گیا۔ یہ تالاب ایسی جگہ واقع ہے جہاں مغرب، شمال اور جنوب کے بلند خطوں سے بارش کا پانی اس میں ذخیرہ ہو جاتا تھا۔ آج کل یہ تالاب خشک نظر آتا ہے۔ گاؤں کے باشندوں نے ہم کو بتلایا کہ یہ تالاب گذشتہ 20 سال سے خشک پڑا ہوا ہے۔

شکل 5.1 سوکھا ہوا سلکم چیرو تالاب

© SCERT not to be republished

کرنے کی کم تر صلاحیت رکھتی ہیں۔ یہ مٹی فصلوں کی جڑوں کو مضبوطی سے تھامنے کے لیے سہولت بخش نہیں ہوتی جس کے نتیجے میں زمینوں پر ایک فصل کے بعد دوسری فصل اگانے کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے اور بسا اوقات ایک فصل کو اگانے کے بعد کئی سال تک بلا کاشت کے چھوڑ دینا پڑتا ہے۔

ہموار زمینوں کے چند خطے ایسے ہوتے ہیں جو زرخیز بھی ہوتے ہیں اور مٹی کی گہری پرت رکھتے ہیں۔ بہرحال وہ زمینات بھی دھیرے دھیرے کاشتکاری کے لیے بے کار ہوتی جارہی ہیں۔ جسے نمکین مٹی (Soudu Soils) کہتے ہیں۔ اس مٹی میں چونا اور نمک کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے اور پانی کو جذب کرنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔ ایسی مٹی ہر قسم کی فصل کے لیے غیر موزوں ہوتی ہے۔

شکل 5.2 سلکم چیرو کا خاکہ

- سلکم چیرو کے جائے وقوع کے خاکے کو دیکھیے۔ کیا آپ گاؤں اور تالاب کے تینوں جانب پہاڑ دیکھ سکتے ہیں۔
- کیا آپ عرصہ دراز سے تالاب کے سوکھے رہ جانے کی وجوہات بتا سکتے ہیں؟

- سطح مرتفع کے گاؤں کی مٹی کا میدانی علاقے کی مٹی سے تقابل کیجیے۔ کیا آپ وضاحت کر سکتے ہیں کہ دونوں میں زراعت کے لیے بہتر مٹی کون سی ہے؟

## مٹی

ہموار زمینوں اور کمتر پہاڑی ڈھلانوں میں کھیت پائے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بے شمار پتھر وغیرہ ڈھلک کر کھیتوں میں گرتے جاتے ہیں۔ یہاں کی مٹی لال ہوتی ہے۔ لیکن یہ صرف دو تین فیٹ کی گہرائی تک ہوتی ہے۔ یہ مٹی کم زرخیز اور کم رطوبت کو ذخیرہ

شکل 5.3 پہاڑوں کے قریب موجود لال مٹی کی زمین، جس پر پتھر بکھرے ہوئے ہیں

© SCERT not to be republished

## آب وہوا اور بارش

بارش کا موسم جون سے نومبر تک ہوتا ہے۔لیکن ان علاقوں میں بہت کم بارش ہوتی ہے جو غیر یقینی بھی ہوتی ہے۔ کسی بھی سال درکار مقدار میں بارش نہیں ہوتی ۔ یہاں قحط مسلسل واقع ہوتے ہیں۔ آئندہ برسوں میں ہوسکتا ہے کہ یہاں پر کسی فصل کو اُگانے کے لیے پانی دستیاب ہونا دور کنار پینے کے لیے بھی شاید ہی پانی دستیاب ہو۔ فصل کے بونے کے بعد بارش نہ ہو تو فصل سوکھ جاتی ہے۔ ساری ریاست میں کم تر بارش والا اور غیر موزوں بارش والا یہ خطہ اکثر قحط سالی کا شکار ہوکر ”قحط زدہ“ کہلاتا ہے۔

- ساحلی میدانوں کے گاؤں اور سطح مرتفع کے گاؤں کے بارش کی صورتحال کی وضاحت کیجیے۔
- آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کیجیے کہ کیا آپ کے علاقے میں بھی بارش غیر یقینی اور غیر موزوں ہوتی ہے؟

## آبی ذرائع

بارش کے کم ہونے کی وجہ سے اور غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے یہاں کے لوگ بارش کے پانی کو ذخیرہ کر لیتے ہیں اور زیر زمین پانی سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ سلام چیرو کے قریب کوئی ندی یا نہر موجود نہیں ہے۔

### A. تالاب

اس علاقے کے باشندے قدیم زمانے سے پہاڑی نالوں سے بہنے والے پانی کو محفوظ کرنے کے لیے بڑے بڑے تالاب تعمیر کیا کرتے تھے۔ سطح مرتفع کے خطوں میں قدرتی طور پر بنے نشیبی خطے اور چھوٹے چھوٹے پہاڑیوں کی موجودگی ایسے تالابوں کی تعمیر میں بہت معاون ہوتی ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ سلکم چیرو کے قریب اطراف کے پہاڑوں سے بہنے والے پانی کو ذخیرہ کرنے کے مقصد سے دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک دیوار کو تعمیر کر کے کس طرح ایک ذخیرہ آب "Reservoir" بنایا گیا ہے ۔ اننت پور ضلع میں ہی اس قسم کے ہزاروں تالاب پائے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی ایک چھوٹے چھوٹے تالاب (Kuntas) تعمیر کیے گئے ہیں تاکہ مویشیوں اور جانوروں کے لیے پینے کا پانی مہیا کیا جائے۔

پہلے زمانے میں گاؤں کے لوگ آپسی تعاون کے ذریعے تالابوں میں پانی کے داخل ہونے کے راستوں کی صفائی وغیرہ کیا کرتے تھے اور تالاب کے پانی سے استفادہ کرنے کے عمل کو باقاعدہ بناتے تھے۔ گذشتہ تیس برسوں میں یہ کام آہستہ آہستہ ختم ہوتا گیا اور نتیجتاً تالاب مثلاً سلکم چیرو سوکھتے چلے گئے۔

- کمرہ جماعت میں بحث کیجیے کہ کس طرح تالاب زمین کی زرخیزی کو بڑھاتے ہیں۔ بارش کے پانی کو کیسے محفوظ کرتے ہیں اور زیر زمین پانی کے ذخائر کو بڑھاتے ہیں۔
- کسی قریبی تالاب کا دورہ کیجیے اور معلوم کیجیے کہ کیا وہ آبپاشی کے لیے استعمال ہوتا ہے؟ اور اس کے تحت کون سی فصلیں تیار کی جاتی ہیں؟

شکل 5.4 سلکم چیرو جانے والی سڑک پر سنگا نا ملا تالاب

© SCERT not to be republished


یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

### B. کنویں اور بورویل

تالابوں میں بارش کے پانی کو ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ جو سطح زمین کے اوپر موجود رہتا ہے۔ جب کہ کنووں کے ذریعے ہم زیر زمین پانی سے استفادہ کرسکتے ہیں۔سطح مرتفع کے علاقے میں کنویں کھودنا کافی مشکل کام ہوتا ہے کیونکہ یہاں کی زمین پتھریلی ہوتی ہے۔اگر زمین میں موجود پتھر کی چٹانوں کو کاٹا بھی جائے تو پانی دستیاب ہوگا یا نہیں کہا نہیں جاسکتا۔ کمتر بارش کی وجہ سے پانی بہت گہرائی میں ہوتا ہے۔ کنووں میں پانی کی مقدار کم ہونے کی وجہ سے آبپاشی کے لیے ایک مرتبہ پانی استعمال کرنے کے بعد پانی کو جمع ہونے تک دو تین دن لگ جاتے ہیں۔

موجودہ دور میں لوگ کنووں کے بجائے بورویل کا استعمال زیادہ کرنے لگے ہیں۔ایسے بورویل کے بارے میں آپ میدانی علاقے کے گاؤں میں پڑھ چکے ہیں۔ البتہ سطح مرتفع کے خطے میں بورویل کا کھودنا کافی مہنگا ثابت ہوتا ہے۔

سلکم چیرو گاؤں میں پانی 250 فیٹ کی گہرائی میں پایا جاتا ہے۔پانی کے بہتر ذرائع کی تلاش اور امید میں کسان کثیر رقومات خرچ کرتے ہیں ۔ وہ ہرسال ہزاروں فیٹ گہرائی تک بورویل ڈالتے ہیں اور بعض کسان اپنی خوش بختی کو آزمانے کے لیے کئی ایک جگہ بورویل کی کھدائی کرتے ہیں۔صرف چند ایک کسان ہی اتنے متمول ہوتے ہیں جو اس کے بھاری خرچ کو برداشت کرسکیں۔وسیع زمینات کے مالک 5 تا 10 کسانوں کے یہاں بورویل پائے جاتے ہیں۔باقی تمام کاشت کار بارش کے پانی پر ہی انحصار کرتے ہیں۔ چونکہ بورویل کا استعمال بڑھتا جارہا ہے اور تالاب کی مرمت اور استعمال کم ہونے کی وجہ سے وہ خشک ہورہے ہیں۔ تالاب کا استعمال تمام افراد اور مویشی کرتے ہیں جب کہ بورویل کا استعمال ایک یا دو کاشت کار ہی کرتے ہیں۔

- سلکم چیرو میں آبی ذرائع کون کون سے ہیں؟

**زیر زمین پانی کی سطح میں کمی - اُبھرتا ہوا مسئلہ**

آندھرا پردیش کے سطح مرتفع کے خطے کے کاشتکار نقدی والی فصلوں کو اُگانے کے لیے زیادہ سے زیادہ بورویلوں کی کھدائی کرنے لگے ہیں۔جس کی وجہ سے پانی کا اسراف عمل میں آرہا ہے اور بارش سے جتنا پانی ذخیرہ ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ پانی بورویلوں سے نکال لیا جاتا ہے۔جس کے نتیجے میں ہرسال پانی کی سطح کم ہوتی جارہی ہے اور بہت کم مدت کے استعمال کے بعد ہی بورویل خشک ہوجاتے ہیں۔

کیا آپ کے علاقے کے لوگ بھی ایسے مسائل کا شکار ہیں؟ اس کے اسباب اور مناسب اقدامات کے بارے میں بحث کیجیے۔

### زراعت اور فصلیں

سلکم چیرو کے کاشتکار خریف کے موسم یا مانسون کے موسم میں ایک فصل اُگاتے ہیں ۔ پہلے زمانے کے کاشتکار اکثر غذائی اجناس کی فصلیں، خورد اجناس مثلاً باجرہ Varagu, Korva دالیں اور کسی قدر دھان وغیرہ اُگایا کرتے تھے۔ خورد اجناس کو پانی کی کم مقدار درکار ہوتی ہے اور یہ کم زرخیز زمینات پر بھی اُگائے جاتے ہیں ۔ دھان کی فصل اُگانے کے لیے گاؤں کے تالاب سے پانی حاصل کیا جاتا ہے۔ان غذائی فصلوں کے علاوہ کسان کپاس اور مونگ پھلی بھی اُگاتے ہیں جس سے انہیں زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے۔

گذشتہ بیس یا تیس سال کے عرصے میں فصلوں میں قابل لحاظ تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔کسانوں نے اجناس اور غذائی فصلوں کو ترک کرکے مونگ پھلی اور مرچ اُگانا شروع کیا ہے ۔بعض اوقات لال دال، سورگم اور مکی کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ عموماً یہاں بارش جون اور جولائی میں 10 دن ہوتی ہے جو ابتدائی بارش ہوتی ہے۔اس وقت مونگ پھلی کے بیج بوئے جاتے ہیں۔اگر برسات کے آغاز

اتنے زیادہ اخراجات ہوں گے کہ وہ فصل کی فروختگی کے بعد بھی اتنی رقم حاصل نہیں کرسکتا اس لیے وہ سوچتا ہے کہ فصل کو جانوروں کے چارہ کے طور پر چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔

جب ہم گاؤں پہونچے تو دیکھا کہ کسانوں کی اکثریت اپنی فصلوں سے ہاتھ دھوبیٹھی ہے۔ حکومت نے اس منڈل کو ''قحط زدہ'' قرار دیا۔ آدی نارائنا ریڈی نے کہا کہ وہ حکومت کی امداد کے منتظر ہیں۔ چند ایک کاشتکار جو بورویل رکھتے ہیں اپنی فصلوں کو خراب ہونے سے بچانے میں کامیاب ہوئے اور وہ اسے مارکٹ میں فروخت کررہے ہیں۔

شکل 5.5 قحط سالی سے تباہ شدہ مونگ پھلی کی فصل

میں تاخیر ہوجائے۔ مثلاً اگست تک تو مکئی اور توردال اگائی جاتی ہے اور اکٹوبر اور نومبر میں بارش ہوجائے تو مونگ پھلی کی فصل بہترین ہوتی ہے ورنہ وہ فصل سوکھ جاتی ہے۔

آدی نارائنا ریڈی (ایک کسان) نے اپنی 15 ایکڑ زمین پر مونگ پھلی کی کاشت کی۔ آبپاشی کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اور بارش کی کمی کی بناء پر اس کی مونگ پھلی کی فصل خراب ہوگئی۔ اب وہ متفکر ہے کہ مونگ پھلی کی فصل کی کٹائی کے لیے

شکل 5.6 ایک کسان اپنی مونگ پھلی کی فصل لے جاتے ہوئے

## ایک جداگانہ طریقہ کاشت کاری

ہم نے دیکھا کہ اس علاقے کی زمینات غیر زرخیز ہیں۔ بارش کم اور غیر یقینی ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسانوں کو ہر سال فصل اُگانے کے لیے (مثلاً مونگ پھلی وغیرہ) کیمیائی کھادوں اور بورویل پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ تیسرا مسئلہ نباتی امراض اور وبائی حشرات ہیں۔ اس پر قابو پانے کے لیے کسانوں کو مہنگے کیڑے مار ادویات کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ کچھ کاشتکاران طریقوں کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ احاطہ بندی اور نامیاتی کھاد کے ذریعے مٹی کی زرخیزی کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے ایک نقدی کی فصل مثلاً مونگ پھلی پر انحصار کرنے کے بجائے مختلف غذائی فصلیں اُگانا شروع کیا۔ انہوں نے پرانے تالابوں اور نالوں وغیرہ کی مرمت اور درستگی کی کوشش شروع کردی ہے۔ فصلوں کے وبائی امراض پر قابو پانے کے لیے نامیاتی طریقے مثلاً نیم کے محلول کو استعمال کررہے ہیں۔ آپ اور آپ کے والدین ان اقدامات کے بارے میں کیا محسوس کرتے ہیں؟ اس بارے میں ان سے اور کمرہ جماعت میں طلبا سے گفتگو کیجیے۔



یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

## پھلوں کے باغیچے (Orchards)

پانی کی قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے چند کاشتکاروں نے سپوٹا اور موسمبی کے باغیچے اُگانے شروع کیے۔ ان باغوں کو صرف چند موسموں میں پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ہر سال مسلسل پیداوار دیتے ہیں۔

شکل 5.7 سپوٹے اور موسمبی کے باغات

## بازار (مارکٹ)

کاشتکار اپنی پیداوار کو کہاں فروخت کرتے ہیں؟

آدی نارائنا ریڈی نے بتایا کہ سارے بازار خریداروں کے کنٹرول میں ہیں۔ عموماً کچھ دلال ہوتے ہیں جو کسانوں سے کھیتوں میں کھڑی فصل کو ہی خرید لیتے ہیں۔ بعض کسان اپنی پیداوار کو ٹریکٹروں یا بیل گاڑیوں کے ذریعہ قصبات اور شہروں تک لے جا کر فروخت کرتے ہیں۔ تاکہ انہیں ان کسانوں سے زیادہ قیمت حاصل ہو جو پیداوار کو دلالوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔

- سلکم چیرو گاؤں میں کاشتکاری کے طریقوں میں کیا نمایاں تبدیلیاں ہوئی ہیں؟
- مونگ پھلی کی کاشت خراب ہوجائے تو کاشتکار کیا کرتے ہیں؟
- آپ کیوں خیال کرتے ہیں کہ اس گاؤں میں چاول (دھان) کی کاشت ناممکن ہے؟

شکل 5.9 بورویل کے پانی سے سیراب دھان کی فصل

## روزگار کے دیگر ذرائع

جیسے ہم نے دیکھا کہ اس گاؤں میں زراعت اور کاشتکاری غیر یقینی کیفیت کی شکار ہے۔ بعض مرتبہ چھوٹے کسان اور زرعی کام کرنے والے روزگار کی تلاش میں قریب کے دوسرے گاؤں کو چلے جاتے ہیں۔ جہاں آبپاشی کی سہولتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ کسان چند دیگر ذرائع معاش بھی اختیار کر لیتے ہیں۔

شکل 5.8 بورویل کے پانی سے سیراب کیے گئے مرچ کے کھیت

## گلہ بانی (مویشی چرانا)

سلکم چیرو گاؤں میں بعض لوگ گائے اور بھینسوں کی افزائش کرتے ہیں۔ تا کہ ان سے دودھ حاصل کیا جائے۔

شکل 5.10 جانوروں کی چراگاہ

اس گاؤں کے پانچ چھ خاندان روزگار کے لیے بھیڑوں پر انحصار کرتے ہیں۔ نارائنا سوامی کے یہاں ستر بھیڑیں ہیں۔ بھیڑوں کے یہاں سال میں دو مرتبہ بچوں کی پیدائش ہوتی ہے۔ انہیں چند ماہ بعد فروخت کر دیا جاتا ہے۔ بھیڑوں کے چرنے کے لیے پہاڑوں میں لے جایا جاتا ہے۔ بھیڑیں ''چگارا'' درخت کے پتے کھاتی ہیں جو سڑک کے کنارے نظر آتے ہیں۔

شکل 5.12 کوئلہ کی بھٹی

## کوئلہ کی تیاری

جئے رام اور اس کے دو دوست کوئلے کی بھٹی کے ذریعے کچھ آمدنی حاصل کرتے ہیں۔ ابتداً وہ کھلے زمینات کھیتوں اور پہاڑوں پر اُگنے والے سرکاری کیکر کے درختوں کی لکڑی حاصل کرتے ہیں۔ پھر ان کو ڈھیر کی شکل میں جمع کر کے گھاس اور گیلی مٹی سے اسے ڈھانک دیتے ہیں اور اسے جلا کر کوئلہ بنایا جاتا ہے۔ وہ اس کوئلے کو کارخانوں کو فروخت کرتے ہیں۔ یہ سارا عمل تقریباً دو ماہ میں تکمیل پاتا ہے۔

شکل 5.11 کوئلہ کی بھٹی



یہ کتاب حکومت آندھرا پردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

### سیمنٹ کے اینٹ

ناگاراجو سیمنٹ کے اینٹوں کی ایک چھوٹی فیکٹری کا مالک ہے ۔تقریباً 10 افراد کو یہ کارخانہ لگ بھگ 4 ماہ روزگار فراہم کرتا ہے۔ایک وقت میں اندازاً 10 ہزار اینٹ (Bricks) تیار کیے جاتے ہیں۔اینٹوں کی تیاری کے لیے دو ماہ کا عرصہ لگتا ہے اور چار ماہ کا عرصہ انہیں فروخت کرنے میں لگتا ہے۔

### کیا سلکم چیرو میں زمینات آئندہ نسلوں کی زرعی ضروریات کے لیے کارآمد رہیں گی؟

ماحولیات کے ماہرین کے مطابق ہمیں زمین کے استعمال کے لیے اس ڈھنگ سے منصوبہ بندی کرنا چاہیے کہ وہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی کارآمد رہ سکیں۔ اس کے لیے ہمیں توازن کے ساتھ زمینی استفادہ کو جاری رکھنا چاہیے۔اس کے لیے زرخیزی کو برقرار رکھنا' زیر زمین آبی ذرائع کی حفاظت کرنا اور جنگلات' چراگاہوں اور زرعی زمینات میں توازن برقرار رکھا جائے۔کیا آپ سوچتے ہیں کہ سلکم چیرو میں زمینی استفادہ میں برقراری باقی رہنے والی ہے۔اسے باقی رکھنے کے لیے کن تبدیلیوں کی ضرورت ہے؟

### گاؤں کی آبادیاں

یہ گاؤں چھوٹے پہاڑوں کے دامن میں واقع ہے ۔ اس میں دو بستیاں ایک دوسرے کے قریب موجود ہیں۔

اس گاؤں میں 1200 افراد ہیں جو 300 خاندانوں پر مشتمل ہیں۔ان میں 200 خاندان جو مختلف ذاتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔اپنی ذاتی زمینات کے مالک ہیں۔دو یا تین بڑے کاشتکاروں کے پاس لگ بھگ 20 ایکڑ زمین ہے ۔مگر کسانوں کی اکثریت کے پاس زمینات کا رقبہ آدھے ایکر سے پانچ ایکر تک پایا جاتا ہے۔

باقی 100 خاندان ایسے ہیں جو اسی گاؤں یا قریبی گاؤں میں مزدوری پر انحصار کرتے ہیں۔

شکل 5.13 پہاڑ کے دامن میں واقع گاؤں کی بستی

پرانے طرز کے مکانات میں لکڑی کا استعمال کیا گیا ہے جب کہ نئے مکانات میں لوہے، اینٹ اور کنکریٹ کا استعمال کیا گیا۔کئی مکانات پتھر اور گیلی مٹی سے بنے ہیں۔ کیونکہ یہاں پتھر آسانی سے دستیاب ہوتے ہیں۔غریبوں کے مکانات پر گھاس کی چھپر یا ٹن کی شیٹ چھت میں استعمال کی گئی ہے۔گاؤں میں بجلی موجود ہے۔قدیم زمانے میں سلاکم چیرو کے لوگ پینے کے پانی کے لیے کنوؤں پر انحصار کرتے تھے۔اب یہاں ایک ٹانکی موجود ہے جس میں بورویل سے پانی ذخیرہ کرکے سربراہی عمل میں آتی ہے۔ دو دن میں ایک مرتبہ نلوں کے ذریعے لوگوں کو پانی مہیا کیا جاتا ہے۔

شکل 5.14 گاؤں کی گلی پر قدیم و جدید مکانات

## سڑکیں اور بازار

یہاں ایک چھوٹا بازار ہے جہاں ترکاریاں اور دیگر اشیائے ضروریہ فروخت کیے جاتے ہیں۔اسی گاؤں کو ایک کچی سڑک کے ذریعے انت پور سے تاڑی پتری جانے والی پکی سڑک سے جوڑا گیا ہے۔لوگ ضروری اشیاء کی خریدی کے لیے ان شہروں کو جاتے ہیں۔

شکل 5.15 گاؤں کی دوکانات کا منظر

| کلیدی الفاظ | | | |
|---|---|---|---|
| سطح مرتفع | سطح مرتفع دکن | Croes | قحط |
| آبی ذرائع | زیر زمین پانی | کھاد | سوڈ مٹی |

## اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے

1. میدانوں کے بوریلوں کا سطح مرتفع کے بوریلوں سے تقابل کیجیے۔
2. سلکم چیرو اور پناما کورو کے فصلوں کے طریقوں میں تبدیلیوں کا تقابل کیجیے۔ان میں کیا مشابہت اور فرق پائے جاتے ہیں؟
3. کیا آپ سوچتے ہیں کہ سلکم چیرو جیسے مقام پر زراعت ایک منفعت بخش پیشہ ہوسکتا ہے؟
4. اگر اس خطے میں بارش کی شرح بڑھ جائے تو اس گاؤں میں کیا تبدیلیاں واقع ہوں گی؟
5. کیا آپ اس گاؤں کی مٹی کی زرخیزی میں ترقی کے لیے کچھ اقدامات پیش کرسکتے ہیں؟
6. آپ کے گاؤں میں پائے جانے والے غیر زرعی پیشے کون سے ہیں؟ کسی ایک پیشے کی تفصیلات جمع کیجیے۔
7. ذیل میں دیئے گئے الفاظ کی ایک جملے میں صراحت کیجیے۔

| سلسلہ نشان | الفاظ/امور | سلکم چیرو گاؤں میں |
|---|---|---|
| .1 | مٹی | |
| .2 | پانی | |
| .3 | فصلیں | |
| .4 | بازار | |
| .5 | پیشے | |



یہ کتاب حکومت آندھراپردیش کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے